

۷۱
مخل بندگی آمد کا ہر زندان میں
بیا پر قیامت حرم شاہ امین
بچے کو جاتے ہیں یہ سب ہم نہیں
بغض میں غصہ ہو گیا ہندالی ہر موسم

۷۲
کہتی تھی کہی سو فلک باخدا اٹھ کر
امسک تو اسی ہون میں و خالق کبر
ہندالی ہر بیان پہنچے ہو طلعت ریز
میں بھی ہوں زندان حبسیت میں

۷۳
وہ صاحب مقدر ہے ہر موسم
تندی وطن دارہ مصیبت میں
پیکل تو دکھلا کے قابل نہیں

چادر جو نہیں سر چھیل ہوتی ہو
باون سے چھپائے ہو منہ روئی ہو

بیکس کو نہ اٹھتے خیال سے بچالے
یار بترے حد تہ مجھے ذرا سے بچالے

یہ سختیاں جھیلیں سفر کر گئی ہو
اب ہند سے کہہ دینا یہی مر گئی ہو

۷۴
اور سے قدم تک سرفراز خانہ
آوارہ وطن چاک کر بیان کھلے
جو سوچ ویل میں آجیوں ہو کر

۷۵
کہتی تھی کہی نہ فصاحت
کبر ہوئی نہیں جان بک مرور
ہندوں کو ہوا یوں کہی کھانا
زندان میں بھی ہوں گرفتار حبسیت

۷۶
بھال میں کرنی میں کہتی شاد
شوق ہو کہیں توں ہی میری آج اراد
آئی ہر وقت میں حکم جلا
وقت سے ہوں آجانی ہوں میں سکین

کس حجرے میں کس شین جا بیٹھوں کہ جان
اشکرے آنے نہ پائے وہ کہ مر جاؤں

سب جلتے ہیں قید میں جو رنج و تعب ہر
اب دیکھنے ہن آتی ہر یہ اور غصہ ہر

غش آتے ہیں ہرگز نہیں ایش میں نہیں
بہوشی میں پہنچے تری آغوش میں نہیں

۷۷
بلکہ انسو کہتی ہیں یہ بات
تقدیر میں ہوں ہند لاکھی ملاقات
جوہر کی مراد و نسب گرہ و نشان قات
جھلتے سبب تھوٹنے کی نہیں بات

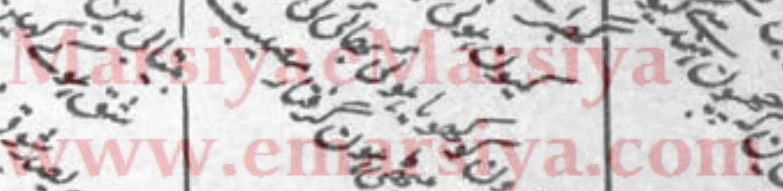
۷۸
گو مجھے بتلاؤ کہ میں کیا دن تدبیر
ذلت کا ہوا یا بسنا ہر ہر میری تقدیر
دیکھا تھا مجھے اپنے بعد عزت تو میر
تو سکون میں معلوم کہ ہمارے گئے پتھر

۷۹
تیرم آئی ہو کیا بند کوشکل اپنی کھانا
رشی کے نشان بازو سے کس طرح نشان
جو ہے وہ آگ نام کو کیا اسکو بناؤں
زینت ہوں میں پیر کی خواہر ہر

صورت بھی دکھانے کے تو قابل میں نہیں ہوں
اس کا شہل آئے کہ پوند زمین ہوں

دھڑکا تھا اسی بات کا مجھ کو کسی شب سے
آگاہ بزرگوں کے ہر وہ نام و نسب سے

عزت ہی بڑی آل رسول عربی کی
کس منہ سے کہوں آہ کہ مٹی ہوں علی کی



<p>۱۷۱ کچھ بھی چاروں منسخت دریاچار لیکن کوئی جبر و دلا چھنے کو زہار جھلا کے ہر اک لوتھوئی کو کس بل زار ملے میں نیز دن ہے چھچی جگر افکار</p>	<p>۱۷۲ لڑن کریدن کے سبب حال جو تشر معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہر ضعف کی تصور جو گردن لائون تو ان طوق گلگو کر ہاتھوں میں بسن سے ہوا یوں ہیں</p>	<p>۱۷۳ قدس سرہ اور بیویوں کی خوشبو کی بون سو کھٹے ہیں کیوں دریا سے کلتے ہیں میں گلہ سے میں مایا تھویدو میں بسن میں بطوق میں گراں کر کہ جو چاہوں میں</p>
<p>۱۷۴ تاکہ در زندان سے بکار کے کہی فوچار کیا بیٹے پورا کو تصدیق ہو جاو جبر دار سزا ہو اگر کوئی تو کردار سے بسیار آہو بی سوار کی تائب تائب در زندان</p>	<p>۱۷۵ بادو یہ تو داغ رسن ظلم عیان میں زخمی ہی گلو پشت پڑوں کے نشان میں یہ تو کسی اقلیم کا شہزادہ ہے لوگو مظلومی سے گو خاک پرفتادہ ہے لوگو</p>	<p>۱۷۶ ہر سانس میں ہے ہر سانس میں ہر سانس میں ہے ہر سانس میں ہر سانس میں ہے ہر سانس میں ہر سانس میں ہے ہر سانس میں</p>
<p>۱۷۷ آداب کو تسلیم کو تکرم کو آؤ صفت بانڈھ کے سب ہند کی عظیم کو آؤ</p>	<p>۱۷۸ ہمان کوئی ساعت کا وہ شاق قضا کر ہر سانس میں ہے ہر سانس میں ہر سانس میں ہے ہر سانس میں ہر سانس میں ہے ہر سانس میں</p>	<p>۱۷۹ بستی کسی مظلوم کی بر باد ہوئی ہے شاید کسی سید پہ یہ میداد ہوئی ہے بستی کسی مظلوم کی بر باد ہوئی ہے شاید کسی سید پہ یہ میداد ہوئی ہے</p>
<p>۱۸۰ کچھ بھی چاروں منسخت دریاچار لیکن کوئی جبر و دلا چھنے کو زہار جھلا کے ہر اک لوتھوئی کو کس بل زار ملے میں نیز دن ہے چھچی جگر افکار</p>	<p>۱۸۱ ہر سانس میں ہے ہر سانس میں ہر سانس میں ہے ہر سانس میں ہر سانس میں ہے ہر سانس میں ہر سانس میں ہے ہر سانس میں</p>	<p>۱۸۲ ہر سانس میں ہے ہر سانس میں ہر سانس میں ہے ہر سانس میں ہر سانس میں ہے ہر سانس میں ہر سانس میں ہے ہر سانس میں</p>
<p>۱۸۳ لب خشک میں جمع گردیسی سے اٹا ہے عمامہ نہیں سر پہ گر بیان بھٹا ہے</p>	<p>۱۸۴ ا تو حرکت بھی نہیں سکیں میں مر تا ہو جو ہے او سے جگر ہر سن میں</p>	<p>۱۸۵ ا تو حرکت بھی نہیں سکیں میں مر تا ہو جو ہے او سے جگر ہر سن میں</p>

Marsiya Marsiya www.emarsiya.com

<p>۵۱۷ کیا نام بتاؤں تجھے اے منور منور مظلو مہرانا اے کیس سے مراد ہر حال میں در شاہد زدی کی اس نکتہ و نصیحت کو بجا ہوں میں</p>	<p>۵۱۸ حال ایسا بیان کر تجھے کیا ہے لقب کیوں قید ہو گیا ہے تھے کا سبب حاکم سے کہوں میں جو رہی تھی ہاں جلد تباب تر کیا نام و</p>	<p>۵۱۹ بازک میں لب لیسے کہنا جگہ کی ہر شوار بعلین ان ہوں بے ہوشی سے عاقل نہیں ہوں بے ہوشی سے وہ بے ہوشان میں ہیں بے ہوش</p>
--	---	---

گو آئین ایک ہو یہ زمین گاہ کو پہنچے
تولین جو نظر میں تو نہ پاسگ کو پہنچے
کبے من سکونت ہے کشر بین مکان ہے
للمذخر ہے کہ وطن تیرا کہان ہے

<p>۵۲۰ اوپر کیا تباہی کیا آج کا رو کر کے تھے میں مجھے جکس و نا کا کی عورت دو ایسے کچھ تو ہوا آرام فریاد و افون جگر و ہر و شام</p>	<p>۵۲۱ بہاں کے تھی بیٹھان ریو شکت باہل جو نقشہ بی کیو بی صورت گوری بی من ہی از ہی قات چہ سے عیان ہے وہی سلطان</p>	<p>۵۲۲ پیشانی سے کوشن ہے کہ در صبا قبیل در عطر نشان رفت معتبر کا ہر اک باہل جرت میں ہوں اگر کچھ کھلتا بیہوش کھٹا وہی کیسی کچھ فاطمہ کا ہل</p>
---	---	---

کیونکہ اسے نسبت دون امام ازل سے
بہر شکل تو ملتی ہے حسین ابن علی سے
رخ جسے نظر آتا ہے تجھ زار و حرمین کا
آنکھوں کے تلے پھر تار نقشہ شہدین کا
گردن میں جو یہ طوق ہے آرام ہی ہے

<p>۵۲۳ اوسنے کہا میں آج کے ہنسی کے فریاد یہ رو کر کہ مرے کچھ نہیں وہ بولی رہائی کی ہے اب کون سی تیرا ارشاد کیا ہے جو خواہش تقدیر</p>	<p>۵۲۴ شکر چرخش سے اوٹھے جا ہمار ادرفاک چہم ہو کے کیا سجدہ غفار آہستہ کہا ہے بادبہ ہو ہمار کیا اپنی حقیقت کو میں چھپاؤں ہمار</p>	<p>۵۲۵ کہہ سچن وہی بہت مند و فاد بیار کے نزدیک تھی وہ جگر افکار باز و کولہ کر یہ کاری بدل زار ہر کھین تو ذرا کھول دے در قضا زار</p>
--	--	---

کیا درم ہے جو چشم کو کہولا نہیں جاتا
غش آیا ہے یا ضعف سے بولا نہیں جاتا
اس قید کی ایذا کا الم ہے نہ سخن ہے
پر غم یہ ہے یا ہمار ایسے گورو کفن ہے
بیکس ہوں ستم دیدہ ہوں آوارہ وطن ہوں
مظلوم ہوں قیدی ہوں گرفتار سن ہوں

<p>۵۲۸ اوسنے کہا ہم دروغین کوئی تمھارا کیا دکھ میں عزیز نہیں کیا ہے کنارا روک لکھا حال نہ تو پوچھ خدا سے مارا سب سے عزیزوں کو نیک کاروں مارا</p>	<p>۵۲۷ سنا کہ سخن آن بر ہی مندر شاہ قبال راہیوں کے قریبان پہچا عبا وال چپ سے چپ پر اک لبا لبا کے کھسے ہو دشمن رخ پر گردین شہید کئے قتال</p>	<p>۵۲۶ ہر کاغذ دم کے دل یہ کوئی تھا شکلیجا خالی ہر کوئی اور ہے جو کوئی بوجیا آنکھوں میں کسرا ہر شاہک دیا آنکھوں سے کوئی نہ تکتی ہر اول یک</p>
<p>۵۲۹ جہاں بھی تھے کو بھی تھے اور یہ بھی تھا ایسے ز آوارہ وطن کئے کو بھی گھوم گیا آتش سے لڑیوں کو بھی پوری زمین لگے کہ جی اور جی</p>	<p>۵۲۵ دور کے ایسے کی ہیں گتھا ایسی ہی حال تو اپنا رو ہمار وہ کوئی بی بی نہیں سب کی ہیں دار کس شہر سے ہر ایک کوئی ہمار</p>	<p>۵۲۴ میں نے میں جگر غم سے کسی بی بی کا شوق معلق رسن ظلم کے ہاتھوں میں پرے ہیں زندگیاں ہر ویانم کے مرفح کا ورق ہو</p>
<p>۵۳۰ عابدیچہ کتنے باگریہ زاری جو ہند کو گول کے فوس ایک پکاری ادبی بیادہم آؤ ذرا تمہیں واری کچھ بیان بھی ہیں بیان ظلم کی ماری</p>	<p>۵۲۳ جلی کوئی بی بی کوئی کر لی زاری تھلے ہو کچھ کوئی دکھ درد کی ماری جرت میں ہو کوئی کوئی بیٹے سے ماری کیا کسی لبا لبا کے لہو سے ماری</p>	<p>۵۲۲ تازہ دو لہن مٹی ہو جو باہر بیان کنے سے تو صاف کئے زندگیاں چہ سے تو صاف کئے زندگیاں جتنا کہ اس بڑی دو لہا ہوا بیان</p>
<p>۵۳۱ دیکھو تو ایرون پر عجب لہجہ و سخن ہو بارہ تو گئے چاند سے اور ایک رسن ہو</p>	<p>۵۲۱ شکلیں تو ذرا اپنی دکھاؤ مجھے لوگو نام اپنے بزرگوں کے بتاؤ مجھے لوگو دیکھو تو عجب بیکس معلوم ہیں قیدی کھانے سے بھی بانی سے بھی مجھ میں قیدی</p>	<p>۵۲۰ ۱۵۹۵ میرالم در رخ و سخن ہو پچھلے کسی کم سن میں اک تازہ دلون ہو دو لہا تھا پسر جگا وہ بے اثر کہاں ہو اس بوہ کی مادر ہو کدھر ساں کہاں ہو</p>

<p>۱۲۴</p> <p>وایا کردی ہند کی بیٹی سے نکالنا اس لفظ سے دل ہو گیا میرا تہ و بالا اس بی بی کا نورش سے تہہ و بالا پیرا ہی سلک اس قدر قالا</p>	<p>۱۲۵</p> <p>اس سوچ میں پہلے تو رہی شش مند پیر پھر پچ گئی رو برسے زینب زینان الفت سے محبت کہا بدل نالان کہو حال کہو بات کو تو پیر میں تو</p>	<p>۱۲۶</p> <p>پھر بولی سب کینہ کی طرف مگر اشار اس کو کئی کئی احوال کو مجھ سے خدار کیون اسکا کرتا ہر طرف اشار ایسا کسا سلامت کر کردہ بھی کیا بار</p>
---	---	---

دل ہلتا ہے جب اسکی صدا سنتی ہوں گھر میں
کیا راتوں کو روتی ہو یہی یاد پیر میں
دم میرا گھٹا جاتا ہے گھرتی ہوں بی بی
تم روتی ہو میں غم سے موی جاتی ہو بی بی
وہ بی بی تو سرتاج خواتین عرب ہے
بسیا خستہ کہہ بیٹھنا یہ ترک ادب ہے

<p>۱۲۷</p> <p>تو زمین ہر ہند کرنا یہ کبھی نکالنا آپنی تھی یہی حال سے کیا زینب تو زمین ہر ہند کرنا یہ کبھی نکالنا آپنی تھی یہی حال سے کیا زینب</p>	<p>۱۲۸</p> <p>بھگت جھک کے ہوئے کبھی کبھی سبھی پر ہی اور کہا ہاں زاری قدون پر ہی اور کہا ہاں زاری تم خست زینب تو نہیں آج بھی</p>	<p>۱۲۹</p> <p>تو زمین ہر ہند کرنا یہ کبھی نکالنا آپنی تھی یہی حال سے کیا زینب تو زمین ہر ہند کرنا یہ کبھی نکالنا آپنی تھی یہی حال سے کیا زینب</p>
---	---	---

اتنا کسی بی بی کی یہ صورت نہیں دیکھی
زینب کے سوا میں نے یہ شوکت نہیں دیکھی
بس بات چھاؤ تمہیں پہچان گئی میں
پشیر کی خواہر ہو تمہیں جان گئی میں
ہم بکس نادار گرفتار بلا میں
کیا وہ بھی مری طرح سے محتاج رہ میں

<p>۱۳۰</p> <p>کھڑے سے زینب کا گمان کر چھو پیر اؤ کو کبھی زینان میں دیکھا کھڑے دیکھیں اچھے وہ بے تیغ جاوے پوئے گی مجھوں رسن دہم چو پیر</p>	<p>۱۳۱</p> <p>پہنتے ہی زینب کو بوجھو در جانکاہ سرتاب قدم کانپ گئی نیت پیرا انکھوں کے تلے پھر گئی شکل زینب جاہ چھائی اشد تانی بھی گریختے دیکھا</p>	<p>۱۳۲</p> <p>بہ شکل اور زہرا کی تو ہو زینب جاہ زینب سے سچوں تو یہ کہے داؤد جاہ کون ایسا ہو سچو اس کے نہیں آگاہ زینان یہ کہان او کہان نیت پیرا</p>
---	---	--

مجبوس رسن چاک گریبان نہیں دیکھا
زینب کو کبھی باسر بیان نہیں دیکھا
دم گھٹنے لگا زانو پہ غصوڑا ایسا سر کو
اک آہ بھری تھام کے ہاتھوں سے جگر کو
آئی ہے کبھی مجلس خدار میں زینب
سرتنگ پھری ہے کبھی بازار میں زینب

<p>۱۸۵ گھبرا گئے وہ سوائے ایک ہندسے تقریباً جو کہ کوئی تیلے میں ایک کیا کون یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>	<p>۱۸۶ آجائے کہ اس نے غارت ہو وہ ماری کیوں کہ اس نے جو بھی پتھر ماری کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>	<p>۱۸۷ اس وقت از زینب کو روایا ضبط کا لڑا مٹھ پیٹ لیا اور اس سے خاک پڑا چلائی کہ گھر کاٹ لے گیا سارے اور منہ ہوا نقل یہ لکھ کا پڑا</p>
<p>۱۸۸ کیوں نام بتاتی نہیں کیا شرم حیا کہ کھلتا نہیں کچھ چھپہ کہ اسرار یہ کیا ہے کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>	<p>۱۸۹ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>	<p>۱۹۰ گل کرد یا شمع جوم لم پڑی کو ہمارا تو ہے شوہر نے حسین ابن علی کو</p>
<p>۱۹۱ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>	<p>۱۹۲ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>	<p>۱۹۳ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>
<p>۱۹۴ جو بی بی کو بھاتا ہو وہ سنگو اتی ہوں کھانا روؤ نہ مختار سے لیے میں لاتی ہوں کھانا</p>	<p>۱۹۵ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>	<p>۱۹۶ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>
<p>۱۹۷ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>	<p>۱۹۸ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>	<p>۱۹۹ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>
<p>۲۰۰ یہ ظلم ہوا اور نزدیکی داد کسی نے بھگتے کے لیے زخمی کیے کان شقی نے</p>	<p>۲۰۱ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>	<p>۲۰۲ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہیں ہیں جو اب یہاں</p>

۱۵۵
 میں کیا کہوں کہ ہنسی چلی جاتی چھاتی
 اس آئینہ کی آنچ سے رات نہیں پاتی
 ہونے کو کبھی لاش پیٹنے کی ہوتی جاتی
 نقل سے کبھی غارِ زندان میں ہونے جاتی

۱۵۶
 اس آئین سے زندان ستم کی گیا سارا
 سب روئے کے میں رہا فطیٹ کا یارا
 آخر ہوئی شب صبح کا روٹن ہوتا راز
 دربانوں کے گھبرائے فوجوں کو پکارا

۱۵۷
 ٹوٹنے کے کہا فدا کیا رات پیٹنے سے
 اپنے پیغم ہونے کی تکیہ خوب نہیں
 ورون نے فاطمہ سے کہا چل کے پیٹے
 لاشے پر شاہ دین کوئی تو گر نہیں

۱۵۸
 کسطح بھلا سر کی سل جھاتی یہ سر کو
 لاشے کی میں چوکی دون کہ زینب کی خبر کو

۱۵۹
 زندان سے گئی ہنسی چلی وئی ہوئی گھر
 مونسوں مع خموش اب نہیں تاب گھر

۱۶۰
 اور وہ نے فاطمہ سے کہا چل کے پیٹے
 لاشے پر شاہ دین کوئی تو گر نہیں

۱۶۱
 زینب نے سنی جبکہ یہ تقریر
 زینب نے سنی پوچھے تب دفتر پیکر
 کہی یہ صدارت کی اب قلب میں پیکر
 زینب نے کہا میں میں سے پیکر

۱۶۲
 سلام
 مجھے خوف و خطر نہیں
 کسی کی خبر نہیں
 کتنے تھے اہل شام
 کتنے تھے اہل شام
 کتنے تھے اہل شام
 کتنے تھے اہل شام

۱۶۳
 اصغر کو قہر مارا تو بوسے یہ نہیں
 شاید کہ حرد کوئی جیسے یہ نہیں
 ایک شکل دیکھ کے کتنے تھے اہل شام
 قدرت صدفی ہو کہ یہ جمال نہیں

۱۶۴
 چلائی سکینہ چھٹی حضرت کے پاس سے
 عمارت گئی واڈی مجھے ملو اوپر سے

۱۶۵
 بوزہ سے تھی کہی ملی خبر نہیں
 میرے صغیر کے کربا
 زینب نے دیکھا لاکھ سکینہ نہیں
 بیان رسم دفن ہونے کی لوگوں کو نہیں

۱۶۶
 صغیر شب و رات میں کتنی تھی بار بار
 اور ات کیا جہان بیکم نہیں

۱۶۷
 جس دن سے مجھے خبر ہوا نہیں لگتے
 بیٹی سے بیروں سے کہ اب اصلا نہیں
 وادی کے مانتے میں شہزاد نہیں لگتے
 میں دھو رہی تھی ہون پر با نہیں لگتے

۱۶۸
 بیٹی نے منہ کی یہ کہنے لگے سر نہیں
 بولی سکینہ سر پہ ہمارے پیر نہیں
 قطعہ کی پیکر نے بابا سے خواب میں
 کیا جو کہ جسم مہر نہیں

۱۶۹
 دوزخ کی آگ سے نہیں منوں کچھ نہیں
 حامی و شاہ دین بن قیوم خوف نہیں

۱۷۰
 کہتا ہے مجھے دیدار سے ترسائے بابا
 بتلائے زندان میں اب آئینے بابا

۱۷۱
 تمام

بابی
موسیٰ حیدر شہزاد کوثر حیدر
موسیٰ حیدر شہزاد کوثر حیدر

Marsiya e Marsiya
www.emarsiya.com

پہلے جو کوئی کون ہو آقا نبی ص
بین قبر سے چلاؤن کہ حیدر حیدر
تہام شہ